12580- بیعانہ والی بیع کا حکم

سوال

جب خریدار اور تاجر کا سودا طے ہوجائے اور خریدار اس کا بیعانہ بھی ادا کردے اور بعد میں وہ چیز نہ خریدے تو کیا بائع کو بیعانہ واپس نہ کرکے خود رکھنے کا حق حاصل ہے ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں ایسا کرنا
بائع کا حق ہے ، اور عمر رضی اللہ تعالی کا بھی یہ فعل ہے اور امام احمد رحمہ اللہ
تعالی کا مسلک بھی یہی ہے .

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں :

(علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق جب
خریدار اور فروخت کنندہ بیعانہ پر متفق ہوں اور بیع پوری نہ ہو تو بیعانہ لینے میں
کوئی حرج نہیں) اھ

دیکھیں : فتاوی للتجار ورجال الاعمال
صفحہ نمبر (49) .

اور مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی ہے کہ :

(بیعانہ والی بیع جائز ہے ، وہ یہ کہ
خریدار فروخت کرنے والے یا اس کے وکیل کو سودا طے ہونے کے بعد مال کی قیمت میں سے کچھ
حصہ بطور ضمانت بیعانہ ادا کرے تا کہ کوئی اور اسے نہ لے سکے اگر وہ یہ چیز لے گا تو یہ
قیمت میں شمار ہوگا اور اگر چیز نہ لے تو یہ فروخت کرنے والا رکھ لے ، اس طرح بیعانہ
لینا صحیح ہے چاہے قیمت کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو یا مقرر نہ ہو ، اور بائع کو شرعی
حق حاصل ہے کہ وہ سودا طے ہوجانے اور خریدی ہوئی چیز قبضہ میں کرلینے پر خریدار سے
قیمت کا مطالبہ کرے .

بیعانہ کے جواز کی دلیل عمر بن خطاب
رضی اللہ تعالی عنہ کا فعل ہے ، امام احمد رحمہ اللہ تعالی بیعانہ کے متعلق کہتے ہیں :

اس میں کوئی حرج نہیں، ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما سے مروي ہے کہ انہوں نے اس کی اجازت دي ہے، اور سعید بن مسیب، ابن سیرین کا کہنا ہے کہ: جب اسے یہ ناپسند ہو کہ خریدي ہوئی چیز واپس کرے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز واپس کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور جو حدیث بیان کی جاتی ہے کہ: (نبی
کریم صلی اللہ علیہ نے بیعانہ کی بیع سے منع فرمایا) یہ حدیث ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے لھذا یہ قابل حجت نہیں) اھ

دیکھیں: فتاوي اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (133/13)

واللہ اعلم.